39211-بنک میں رقم رکھنی اور کیا ہاسپٹل کی تعمیر زکاۃ کے مصاریف میں سے ہے ؟

سوال

جس کے پاس کسی بنک یا توفیر بک میں کچھ رقم رکھی ہو اوراس کی سالانہ زکاۃ بھی ادا کی جاتی ہو توکیا فائدہ کے سبب یہ مال مشکوک ہوگا ؟

اور زکاۃ نکالنے کے متعلق سوال یہ ہے کہ کیا مال کا کچھ حصہ ہاسپٹل یا یتیم خانہ بنانے کے لیے دیا جاسکتا ہے (کسی خاص ادارے کے اکاؤنٹ میں مال جمع کروانے کے ذریعہ) یا کہ مال ہاتھوں میں دینا ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

سودی بنکوں میں رقم رکھنی اوراس پر سودلینا اورفائدے کا نام دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے ، اوراس مال کی زکاۃ ادا کرنے سے صاحب مال کو گناہ سے نہیں بچاتی .

آپ سوال نمبر (22339) کے جواب کا مطالعہ کریں اس میں سود کی حرمت کا بیان ہے .

اوراسی طرح سوال نمبر (181) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں ، کیونکہ اس میں سودی بنکوں کے اندرمال رکھنے کی حرمت بیان کی گئی ہے .

دوم :

اوررہا مسئلہ زکاۃ کے مصاریف کا تو یتیم خانہ اورہاسپٹل بنانے کے لیے زکاۃ دینا جائز نہیں ، نہ تو ہاتھوں ہاتھ اورنہ ہی کسی واسطہ کے ذریعہ ، کیونکہ زکاۃ کے مصرف محصورہ اورمقررکردہ ہیں ان سے زیادہ کرنا جائز نہیں .

اللہ تعالی نے زکاۃ کے مصاریف مندرجہ ذیل فرمان میں بیان فرمائے ہیں :

{صدقے (زکاۃ) صرف فقیروں کے لیے ہیں اور مسکینوں کے لیے اوران کے وصول کرنے والوں کے لیے ، اور تالیف قلب کے لیے ، اور گردن آزاد کرانے کے لیے اور قرض داروں کے لیے اوراللہ کی راہ میں اورراہرو مسافروں کے لیے } التوبۃ (60) .

اورزکاۃ کے ان مصاریف کی تفصیل اوروضاحت ہم نے سوال نمبر (6977) کے جواب میں کی ہے اس کا مطالعہ کرلیں .

اورہم نے سوال نمبر (13734) اور (21797) کے جوابات میں مساجد اورمدارس کی تعمیر اوراسی طرح قرآن مجید کی طباعت کے لیے زکاۃ دینی جائز نہیں تفصیل سے بیان کیا ہے لہذا آپ ان سوالات کے جوابات دیکھیں .

لیکن اگر اس زکاۃ کو یتیم خانہ میں اس لیے لگایا جارہا ہو کہ اس سے یتیم فقراء پر خرچ کیا جائے گا تو پھر اگر یتیم فقراء ہوں تو جائز ہے .

اور افضل اور بہتر یہ ہے کہ زکاۃ دینے والا خود زکاۃ کو خود صرف کرے تا کہ اسے علم ہو کہ اس نے زکاۃ اللہ تعالی کے حکم کے مطابق صرف کی ہے، آپ کو چاہیے کہ آپ مستحق افراد کی تحدید میں کوشش کریں.

واللہ اعلم.